رسالہ نمبر: 101

خاموش شہزادہ

قفلِ مدینہ لگا رہے گا
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

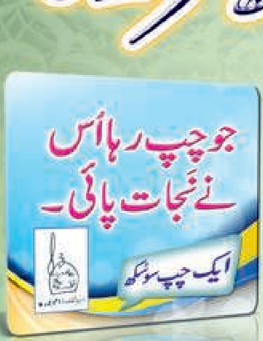

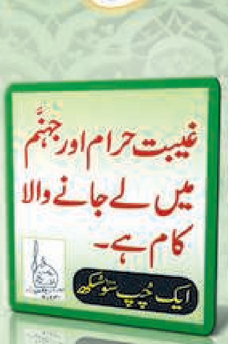

- فالتو باتوں کے چار لرزہ خیز نقصانات 4
- سات مَدَنی پھولوں کا ''فاروقی گلدستہ'' 17
- ساس بہو کا جھگڑا نمٹانے کا مَدَنی نُسخہ 11
- بات کو فُضُولیات سے پاک کرنے کا بہترین نُسخہ 27
- منہ سے خون اور پیپ بہ رہا ہوگا 16
- بولنے سے پہلے تولنے کا طریقہ 29
- خاموشی کی بَرَکت سے دیدارِ مصطفٰے 34

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خاموش شہزادہ[1]

شیطٰن لاکھ روکے مگر یہ رِسالہ (48 صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اگر زَبان کی اِحتِیاط کی عادت نہ ہوئی تو دل خوفِ خُدا سے زندہ ہونے کی صورت میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رو پڑیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ نذیر، سِراجِ مُنیر، مَحبوبِ ربِّ قدیر صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلپذیر ہے: ذِکْرِ الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا فَقْر (یعنی تنگدستی) کو دُور کرتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادے نے یکایک چُپ سادھ لی۔ بادشاہ اور وُزرا اور تمام درباری حیران

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۹ جمادی الاخری ۱۴۳۲ھ/ 11-5-12) میں فرمایا تھا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

www.dawateislami.net

ہیں کہ آخر اس کو ہوکیا گیا ہے جو بولتا نہیں! سب نے کوشش کر دیکھی لیکن شہزادہ خاموش تھا خاموش ہی رہا۔ خاموشی کے باوُجُود شہزادے کے مَعمولات میں کوئی فَرق نہیں آیا۔ ایک دن **خاموش شہزادہ** اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پرندوں کا شکار کھیلنے چلا۔ کمان پر تیر چڑھائے ایک گھنے دَرَخت کے نیچے کھڑا اُس میں پَرَندہ تلاش کررہا تھا، اتنے میں دَرَخت کے پتّوں کے جُھنڈ کے اندر سے کسی پَرَندے کے بولنے کی آواز آئی، بس پھر کیا تھا، اُس نے فوراً آواز کی سَمت تیر چلا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک پَرَندہ زخمی ہوکر گرا اور تڑپنے لگا۔ **خاموش شہزادہ** بے اِختیار بول اُٹھا: پَرَندہ جب تک خاموش تھا سلامت رہا مگر بولتے ہی تیر کا نشانہ بن گیا اور افسوس! اس کے بولنے کے سبب میں بھی بول پڑا!۔

چُپ رہنے میں سَو سُکھ ہیں تو یہ تجرِبہ کرلے
اے بھائی! زَباں پر تُو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی میں اَمْن ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حِکایت مَن گھڑت ہی سہی مگر یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ باتُونی شَخص دوسروں کو بولنے پر مجبور کردیتا، اپنا اور دیگر افراد کا وَقت برباد کرتا، کئی بار بول کر پچھتاتا اور بارہا پریشانی اُٹھاتا ہے، واقِعی انسان جب تک **خاموش** رَہتا ہے بہُت ساری آفتوں سے **اَمن** میں رہتا ہے۔

www.dawateislami.net

بَہرام اور پَرندہ

کہتے ہیں: بَہرام کسی دَرَخْت کے نیچے بیٹھا تھا، اُسے ایک پَرندے کی آواز سنائی دی اور اُس نے اُسے مار گرایا پھر کہنے لگا: **زَبان کی حِفاظت** انسان اور پَرندے دونوں کے لئے مُفید ہے اگر یہ پَرندہ اپنی زَبان سنبھالتا تو ہلاک نہ ہوتا۔ (مُستطرف ج۱ ص ۱۴۷)

خاموشی کی فضیلت پر چار فرامِینِ مصطفٰے

﴿1﴾ مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔(تِرمِذی ج ٤ ص۲۲۵ حدیث ۲۵۰۹) ﴿2﴾ اَلصَّمْتُ سَیِّدُ الْاَخْلَاقِ خاموشی اَخلاق کی سردار ہے۔(اَلْفِردوس بمأثور الْخطّاب ج ۲ ص۴۱۷ حدیث ۳۸۵۰) ﴿3﴾ اَلصَّمْتُ اَرْفَعُ الْعِبَادَةِ خاموشی اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے۔(اَیضاً حدیث ۳۸۴۹) ﴿4﴾ آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٤ ص۲۴۵ حدیث ۴۹۵۳)

60 سال کی عبادت سے بہتر کی وضاحت

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان چوتھی حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی اگر کوئی شَخْص ساٹھ ۶۰ سال **عبادت** کرے مگر زِیادہ باتیں بھی کرے، اچّھی بُری بات میں تمیز نہ کرے اِس سے یہ بہتر ہے کہ تھوڑی دیر خاموش رہے کیونکہ خاموشی میں فِکْر بھی ہوئی، اِصلاحِ نَفْس بھی، مَعارِف وحقائق میں اِستِغْراق بھی، ذِکْرِ خَفی کے سَمُندر میں غوطہ لگانا بھی، مُراقَبہ بھی۔ (مراۃ المناجیح ج٦ ص ۳٦۱ مختصرا)

www.dawateislami.net

فالتو باتوں کے چار لرزہ خیز نقصانات

''گپ شپ'' کرنے والے، بات کا بتنگڑ بنانے والے، بلکہ فُضُول بات چُونکہ جائز ہے گُناہ نہیں یہ سوچ کر یا وَیسے ہی جو کبھی کبھار ہی فُضُول باتیں کرتے ہیں وہ بھی فُضُول باتوں کے مُتَعَلِّق حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی کے تَاَثُّرات (تَ۔اَث۔ثُرات) مُلاحَظہ فرمائیں اور اپنے آپ کو فُضُول گفتگو کے اِن چار نقصانات سے ڈرائیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ان چار وُجوہات کی بِنا پر فُضُول باتوں کی مَذَمَّت فرمائی ہے: ﴿1﴾ فُضُول باتیں کِراماً کاتِبین (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرم کرے اور انہیں فُضُول باتیں لکھنے کی زَحمت نہ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 26 سُوْرَۂ قٓ، آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافِظ تیّار نہ بیٹھا ہو۔

﴿2﴾ یہ بات اچّھی نہیں کہ فُضُول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش ہو ﴿3﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حُکم ہوگا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بَرَہنَہ (بَ۔رَہْ۔نَہ یعنی ننگا) ہوگا، سَخْت پیاسا ہوگا، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی، جنّت میں

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام دُرودِپاک پڑھااُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

جانے سے روک دیا گیا ہوگا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کردی گئی ہوگی، غور تو کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں **فُضُول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ** پڑھ کر سنانا کس قدر پریشان کُن ہوگا! (حساب لگائیے اگر روزانہ صرف 15 مِنَٹ بھی فُضُول باتیں کی ہیں تو ایک مہینے کے ساڑھے سات گھنٹے ہوئے اور ایک سال کے 90 گھنٹے، بِالْفرض کسی نے پچاس سال تک روزانہ اَوسطاً 15 مِنَٹ فُضُول گفتگو کی تو 187 دن 12 گھنٹے ہوئے یعنی **چھ ماہ سے زائد**، تو غور فرمایئے! قِیامت کا ہولناک دن جس میں سورج صِرْف ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، ایسی ہوشرُبا گرمی میں مُسَلسَل بلا وقفہ چھ ماہ تک کون ''اعمال نامہ'' پڑھ کر سنا سکے گا! یہ توصِرْف یومیہ پندرہ مِنَٹ کی فُضُول گوئی کا حِساب ہے۔ ہمارے تو بسا اوقات کئی کئی گھنٹے دوستوں کے ساتھ ''فُضُول گپ شپ'' میں گزر جاتے ہیں، گناہوں بھری باتیں اور دیگر بُرائیاں مزید برآں) **﴿4﴾** بروزِ قِیامت بندے کو فُضول باتوں پر مَلامَت کی جائے گی اور اُس کو شَرمِندہ کیا جائے گا۔ بندے کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے شَرم و نَدامت سے پانی پانی ہوجائے گا۔

(مِنہاجُ العابِدین ص٦٧)

ہر لَفْظ کا کس طَرح حِساب آہ! میں دوں گا

اللہ زباں کا ہو عطا قُفْلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سب سے زِیادہ نقصان دِہ چیز

حضرت سیِّدُنا سُفیان بن عبدُاللّٰہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دِہ چیز کسے قرار دیتے ہیں؟ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زبانِ مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''اِسے۔''

(سُنَنِ ترمِذی ج ٤ ص ١٨٤ حدیث ٢٤١٨)

بھلائی کی بات کرو یا چُپ رہو

کاش! بُخاری شریف کی یہ حدیثِ پاک ہمارے ذِہن و دماغ میں راسخ ہو جائے، جس میں یہ بھی ہے: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ ''جو اللہ اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔'' (بُخاری ج ٤ ص ١٠٥ حدیث ٦٠١٨) دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 217 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''اللّٰہ والوں کی باتیں'' صَفْحہ 91 پر امیرُ الْمُؤمِنین، حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''اُس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس سے مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی نہ ہو۔'' (حِلْیَۃُ الاولیاء ج ١ ص ٧١) حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان ثَوری رَحْمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: عبادت کا اوّل خاموشی ہوتی ہے، پھر عِلْم حاصل کرنا، اس کے بعد اسے یاد کرنا، پھر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا۔ (تاریخ بغداد ج ٦ ص ٦)

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

اگر جنّت درکار ہو تو...

حضرتِ سیِّدُ ناعیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمتِ باعَظمت میں لوگوں نے عَرض کیا: کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جس سے جنّت ملے۔ ارشاد فرمایا: ''کبھی بولو مت۔'' عَرض کی: یہ تو نہیں ہوسکتا۔ فرمایا: ''اچّھی بات کے سوا زَبان سے کچھ مت نکالو۔''

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۳۶)

اکثر مِرے ہونٹوں پہ رہے ذِکرِ مدینہ
اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خاموشی ایمان کی سلامتی کا ذَرِیعہ ہے

جس بدنصیب کی زَبان قینچی کی طرح ہر کسی کی بات کاٹتی چلی جاتی ہو گی ، وہ دوسرے کی بات اچّھی طرح سمجھنے سے محروم رہے گا بلکہ باتونی شخص کے لیے یہ بھی خطرہ رہتا ہے کہ بک بک کرتے ہوئے زَبان سے مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کُفریات نکل جائیں۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی ''اِحْیاءُ الْعُلوم'' میں بعض بزرگوں کا قول نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: خاموش رہنے والے شخص میں دو خوبیاں جَمع ہوجاتی ہیں ﴿۱﴾ اُس کا دِین سلامت رہتا ہے اور ﴿۲﴾ دوسرے کی بات اچّھی طرح سمجھ لیتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۳۷)

www.dawateislami.net

خاموشی جاہل کا پردہ ھے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اَلصَّمْتُ زَیْنٌ لِّلْعَالِمِ وَسِتْرٌ لِّلْجَاھِلِ خاموشی عالم کا وَقار اور جاہل کا پردہ ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص ۸٦ حدیث ٤٧٠١)

خاموشی عبادت کی چابی ھے

حضرتِ سیِّدُنا اِمام سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مَرْوی ہے: زِیادہ خاموشی عبادت کی چابی ہے۔ (اَلصَّمت مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج۷ص۲٥٥ رقم٤٣٦)

مال کی حِفاظت آسان ھے مگر زَبان....

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ النّافِع نے حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الغفّار سے فرمایا: انسان کیلئے زَبان کی حِفاظت مال کی حِفاظت سے زیادہ دُشوار ہے۔ (اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج۹ ص ١٤٤)

افسوس! کہ اپنے مال کی حِفاظت کے مُعامَلے (مُ۔عا۔مَلے) میں عُمُوماً ہر ایک ہوشیار ہوتا ہے، حالانکہ مال ضائع ہو بھی گیا تو صِرْف دنیا کا نقصان ہے۔ صَد کروڑ افسوس! زَبان کی حِفاظت کی سوچ نہایت کم رَہ گئی ہے، یقیناً **زَبان کی حِفاظت** نہ کرنے کے سبب دنیا کے نقصان کے ساتھ ساتھ آخِرت کی بربادی کا بھی پورا پورا اِمکان ہے۔

www.dawateislami.net

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسادے

اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بولنے والا بار ہا پچھتاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ خاموش رہنے میں نَدامت کا امکان بَہُت کم ہے جب کہ موقع بے موقع ''بول پڑنے'' کی عادت سے بارہا SORRY کہنا پڑتا اور مُعافی مانگنی پڑتی ہے یا پھر دل ہی دل میں پچھتاوا ہوتا ہے کہ میں یہاں نہ بولا ہوتا تو اچّھا تھا کیوں کہ میرے بولنے پر سامنے والے کی جھجک اُڑ گئی، کَھری کَھری سُننی پڑی، فُلاں ناراض ہو گیا، فُلاں کا چِہرہ اُتر گیا، فُلاں کا دل دُکھ گیا۔ اپنا وَقار بھی مَجروح ہوا وغیرہ وغیرہ۔ حضرت سیِّدُنا محمد بن نَضْر حارِثی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی سے مَروی ہے: زیادہ بولنے سے وَقار (دبدبہ) جاتا رہتا ہے۔ (اَلصَّمت لِابنِ اَبِی الدُّنیا ج٧ ص ٦٠ رقم ٥٢)

''بول کر'' پچھتانے سے ''نہ بول کر'' پچھتانا اچھا

سچ ہے، ''بول کر'' پچھتانے سے ''نہ بول کر'' پچھتانا اچّھا اور ''زیادہ کھا کر'' پچھتانے سے ''کم کھا کر'' پچھتانا اچّھا کہ جو بولتا رہتا ہے وہ مصیبتوں میں پھنستا رہتا ہے اور جو زیادہ کھانے کا عادی ہوتا ہے وہ اپنا **مِعْدہ** تباہ کر بیٹھتا، اکثر **موٹاپے** کا شکار ہو جاتا اور طرح طرح کی بیماریوں کی زَد میں رہتا ہے، اگر جوانی میں اَمراض سے قدرے بچت ہو بھی

www.dawateislami.net

گئی تو جوانی ڈھلنے کے بعد بسا اوقات ''سراپا مَرَض'' بن جاتا ہے۔ زیادہ کھانے کے نقصانات اور **موٹاپے کے عِلاج** وغیرہ جاننے کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد اوّل کے باب ''پیٹ کا قُفلِ مدینہ'' کا مُطالَعہ فرمائیے۔

گُونگا فائدے میں رَہتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جائے تو **نابینا** فائدے میں رہتا ہے کہ غیر عورتوں کو گھورنے، اَمْرَدوں پر لذّت بھری نگاہیں ڈالنے، فلمیں ڈِرامے دیکھنے، کسی ''ہاف پینٹ'' والے کے کُھلے گُھٹنے اور رانیں دیکھنے وغیرہ وغیرہ بدنِگاہیوں کے گناہوں سے بچا رَہتا ہے۔ اِسی طرح **گُونگا** بھی زَبان کی بے شُمار آفتوں سے محفوظ رَہتا ہے۔ **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق فرماتے ہیں: کاش میں گونگا ہوتا مگر **ذِکْرُ اللّٰہ** کی حد تک گویائی (یعنی بولنے کی صلاحیّت) حاصل ہوتی۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج ۱۰ ص ۸۷ تحتَ الحدیث ۵۸۲۶)

''**اِحیاءُ الْعُلُوم**'' میں ہے: **حضرتِ** سیِّدُنا ابودَرْدا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **ایک زَبان دراز عورت** دیکھی تو فرمایا: اگر یہ **گونگی** ہوتی تو اس کے حق میں بہتر تھا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۴۲)

گھر اَمْن کا گہوارہ کیسے بنے!

پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **میٹھے میٹھے صَحابی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ارشاد سے خُصُوصاً ہماری وہ اسلامی بہنیں دَرْس حاصل کریں جو ہر وَقْت ''لگائی بجھائی'' اور ''تیری میری'' میں مگن رہتیں اور اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگانے سے فرصت

www.dawateislami.net

نہیں پاتیں۔ اگر اسلامی بہنیں صحیح معنوں میں اپنی زَبان پر ''قُفلِ مدینہ'' لگالیں تو ان کی گھریلو پریشانیاں، رِشتے داروں سے ناچاقیاں اور ساس بہو کی لڑائیاں وغیرہ بَہُت سارے مسائل حل ہو جائیں اور سارے کا سارا خاندان اَمْن کا گہوارہ بن جائے کیونکہ **زیادہ تر گھریلو جھگڑے زَبان کے بے جا اِستِعمال ہی کے سبب ہوتے ہیں۔**

ساس بہو کا جھگڑا نمٹانے کا مَدَنی نُسخہ

ساس اگر ڈانٹ ڈَپَٹ کرتی ہو تو ''بہو'' کو چاہیے کہ صِرف اور صِرف صَبْر کرے، اپنی ساس کو جواباً ایک لَفظ بھی نہ کہے اور اپنے شوہر کو بھی شکایت نہ کرے، اپنے میکے میں بھی کچھ نہ بتائے بلکہ منہ بھی نہ چڑھائے، نیز اپنے بچّوں یا برتنوں وغیرہ پر بھی غصّہ نہ نکالے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی اس کے قدم چوم لے گی۔ کہا جاتا ہے: ''ایک چُپ سو کو ہرائے۔'' اِسی طرح اگر کوئی بہو اپنی ''ساس'' سے جھگڑا کرتی ہو تو ساس کو چاہیئے کہ بالکل جوابی کارروائی نہ کرے، صِرف خاموشی ہی اِختیار کرے گھر کے کسی فرد حتّٰی کہ اپنے بیٹے کو بھی شکایت نہ کرے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کہاوت: ''ایک چُپ سو سُکھ'' کے مطابِق سُکھ چین پائے گی۔ جی ہاں اگر صحیح معنوں میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے اس ''مَدَنی نُسخے'' پر عمل کیا گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **جلد ہی ساس بہو کی لڑائی خَتْم ہو جائے گی اور گھر اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا۔** ساس بہو کے جھگڑوں کے عِلاج کیلئے حکمت بھرے مَدَنی پھولوں پر مشتمل V.C.D. ''گھر اَمْن کا گہوارہ کیسے بنے!'' مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے

www.dawateislami.net

یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ:WWW.DAWATEISLAMI.NET پر مُلاحظہ فرمائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس v.c.d. کی بَرَکت سے کئی گھر اَمن کا گہوارہ بن چکے ہیں!

ہے دبدبہ خاموشی میں ہیبت بھی ہے پنہاں

اے بھائی! زَباں پر تو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زَبان کی خدمت میں درخواست

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب زَبان سیدھی رہے گی اور اس سے اچّھی اچّھی باتوں کا سلسلہ ہو گا تو اس کا فائدہ سارا ہی جِسْم اٹھائے گا اور اگر یہ ٹیڑھی چلی مَثَلاً کسی کو جِھڑکا، گالی دی، کسی کی بے عزّتی کردی، غیبت وچغلی کی، جھوٹ بولا تو بسا اوقات دنیا میں بھی جِسْم کی پِٹائی ہو جاتی ہے۔ ہمارے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اور سب سے اچّھے اور **خوش اَخلاق آقا** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: ''جب انسان صُبح کرتا ہے تو اُس کے اَعْضا جُھک کر **زَبان** سے کہتے ہیں: ہمارے بارے میں **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے وابستہ ہیں اگر تُو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تُو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج٤ ص١٨٣ حدیث ٢٤١٥)

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں!

اللّٰہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اچّھی بات کرنے کی فضیلت

تاجدارِ رسالت، مالِکِ کوثر وجنّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جنّت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہَر اندر سے اور اندر باہَر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اَعرابی نے اُٹھ کر عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ اُس کے لیے ہیں جو اچّھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، مُتَواتِر روزے رکھے، اور رات کو اُٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے نَماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج٤ ص٢٣٧ حدیث٢٥٣٥)

آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم طویل خاموشی والے تھے

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلَ الصَّمْتِ۔ یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم طویل خاموشی والے تھے۔ (شرحُ السُّنَّة لِلبَغوی ج٧ ص٤٥ حدیث ٣٥٨٩)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مراد ہے دنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حُضُورِ اقدس (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی زَبان شریف اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بِلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے۔ یہ ذِکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زَبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عُمر شریف میں ایک بار بھی زَبانِ مبارک پر

www.dawateislami.net

نہ آئے۔ حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سراپا حق ہیں پھر آپ تک باطِل کی رسائی کیسے ہو۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج۸ص ۸۱)

بولنے اور چُپ رہنے کی دو قِسمیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچّھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٤ ص۲٥٦ حدیث۴۹۹۳) حضرتِ سیِّدُنا علی بن عُثمان ہجویری اَلْمَعروف **داتا گنج بخش** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **''کَشْفُ الْمَحْجُوب''** میں فرماتے ہیں: **کلام** (یعنی بولنا) ۲ طرح کا ہوتا ہے۔ **ایک** کلامِ حق اور **دوسرا** کلامِ باطِل، اِسی طرح **خاموشی** بھی ۲ طرح کی ہوتی ہے: (۱) با مقصد (مَثَلاً فکرِ آخِرت یا شَرْعی اَحکام پرغور وخَوض وغیرہ کیلئے) خاموشی (یعنی چُپ رہنا) (۲) غفلت بھری (یا مَعاذَاللہ گندے تصوّرات یا دنیا کے بے جا خیالات سے بھرپور) خاموشی۔ ہر شَخْص کو سُکوت (یعنی خاموشی) کی حالت میں خوب اچّھی طرح غور کر لینا چاہئے کہ اگر اِس کا بولنا حق ہے تو بولنا اُس کی خاموشی سے بہتر ہے اور اگر اُس کا بولنا باطِل ہے تو اُس کی خاموشی اس کے بولنے سے بہتر ہے۔ حُضُور داتا گنج بخش رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ گفتگو کے حق یا باطِل ہونے کے مُتعلِّق سمجھانے کیلئے ایک **حِکایت** نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شبلی بغدادی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الہادِی بغداد شریف کے ایک مَحَلّے سے گزرتے ہوئے ایک شَخْص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اَلسُّکُوْتُ

www.dawateislami.net

خَیۡرٌ مِّنَ الۡکَلَامِ یعنی خاموشی بولنے سے بہتر ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اسے فرمایا: ''تیرے بولنے سے تیرا خاموش رہنا اچّھا ہے اور میرا بولنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔''

(ماخوذ آز کشفُ المحجوب ص٤٠٢)

فُحْش بات کی تعریف

کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ! جو صِرف اچّھی گفتگو کیلئے ہی **زبان** کو حَرَکت میں لاتے اور خوب خوب ''نیکی کی دعوت'' لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ افسوس! آج کل لوگوں کی بَہُت ہی کم بیٹھکیں ایسی ہوتی ہوں گی جو فُحْش باتوں سے پاک ہوں حتّٰی کہ مذہبی وَضْع قَطْع کے افراد بھی اس سے بچ نہیں پاتے ۔شاید انہیں یِہی نہیں پتا ہوتا کہ فُحْش بات کسے کہتے ہیں! تو سنئے: **فُحْش بات کی تعریف** یہ ہے:اَلتَّعۡبِیۡرُ عَنِ الۡاُمُوۡرِ الۡمُسۡتَقۡبَحَۃِ بِالۡعِبَارَاتِ الصَّرِیۡحَۃِ یعنی شرمناک اُمور (مَثَلاً گندے اور بُرے مُعامَلات) کا کُھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔ (اِحیاءُ الْعلوم ج۳ ص۱۵۱) تو وہ نوجوان جو شَہْوت کی تسکین کی خاطِر خواہ مخواہ شادیوں کی خَلْوتوں اور پردے میں رکھنے کی باتوں کے قِصّے چھیڑتے ہیں، نیز فُحْش یعنی بے حیائی کی باتیں کرنے والے بلکہ صِرف سن کر دل بہلانے والے، گندی گالیاں زَبان پر لانے والے، بے شرمانہ اِشارے کرنے والے، ان گندے اِشاروں سے لُطف اندوز ہونے والے اور ''گندی لذّتوں'' کے حُصُول کی خاطِر فلمیں ڈِرامے (کہ ان میں عُمُوماً بے حیائی کی بھرمار ہوتی ہے) دیکھنے والے ایک دل ہِلا

www.dawateislami.net

دینے والی رِوایت بار بار پڑھیں اور خوفِ خداوندی سے لرزیں چُنانچِہ

منہ سے خون اور پیپ بہ رہا ہو گا

مَنقول ہے: چار طرح کے جہنَّمی کہ جو کھولتے پانی اور آگ کے مابَین (یعنی درمیان) بھاگتے پھرتے وَیل وثُبُور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہونگے، ان میں سے ایک وہ شَخص کہ اس کے مُنہ سے **خون، پیپ بہ رہا ہوگا**، جہنَّمی کہیں گے: ''اِس بد بخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اِضافہ کئے دیتا ہے؟'' کہا جائے گا: ''یہ بد بخت بُری اور خبیث (یعنی گندی) بات کی طرف مُتوَجِّہ ہوکر اُس سے لذّت اُٹھاتا تھا جیسا کہ جماع کی باتوں سے۔'' (اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج ۹ ص ۱۸۷) غیر عورتوں یا اَمْرَدوں کے بارے میں آنے والے گندے وَسوسوں پر توجُّہ جمانے، جان بوجھ کر بُرے خَیالات میں خود کو گُمانے اور معاذَ اللہ ''گندی حَرَکت'' کے تصوُّر کے ذَرِیْعے لذّت اُٹھانے والوں کو بیان کردہ رِوایت سے عبرت حاصِل کرنی چاہئے۔

نہ وَسوَسے آئیں نہ مجھے گندے خَیالات
دے ذِہْن کا اور دل کا خُدا! قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کُتّے کی شَکل والا

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن مَیْسَرہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **فرماتے ہیں**: ''فُحش کلامی

www.dawateislami.net

(یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنے والا قِیامت کے دن کُتّے کی شَکل میں آئے گا۔“

(اِتحافُ السّادَة للزّبیدی ج۹ ص ۱۹۰)

جنّت حرام ھے

حُضُور تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”اُس شَخْص پر جنَّت حرام ہے جو فُحْش گوئی (یعنی بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔“ (اَلصَّمت لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ج۷ ص۲۰٤ حدیث۳۲٥)

سات مَدَنی پھولوں کا ”فاروقی گلدستہ“

امیرُ الْمُؤمِنین، اِمامُ الْعادِلین، مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ❁ فُضُول گوئی سے بچنے والے کو حکمت و دانائی عطا کی جاتی ہے ❁ فُضُول نگاہی یعنی بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچنے والے کو خُشوعِ قَلْب (سُکونِ قلبی) ❁ فُضُول طَعام (یعنی ڈٹ کر کھانا یا بِغیر کسی بھوک کے صِرْف لذّت کے لئے طرح طرح کی چیزیں کھانا) چھوڑنے والے کو عِبادت میں لذّت دی جاتی ہے ❁ فُضُول ہنسنے سے بچنے والے کو رُعب و دبدبہ عنایت ہوتا ہے ❁ مذاق مَسْخری سے بچنے والے کو نورِ ایمان نصیب ہوتا ہے ❁ دُنیا کی مَحبَّت سے بچنے والے کو آخرت کی مَحبَّت دی جاتی ہے ❁ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے سے بچنے والے کو اپنے عیبوں کی اِصلاح کی توفیق ملتی ہے۔

(ماخوذاَز المنبهات ص۸۹)

www.dawateislami.net

اے کاش! ایسا ہو جائے.....

ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ہر مَدَنی ماہ کے پہلے پیر شریف کو اِس رِسالے کے مُطالَعے کا معمول بنالے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قَلب میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔**مَدَنی اِنعام** نمبر 45اور 46 کے مطابِق عمل زَبان کی حِفاظت کا بہترین ذَرِیعہ ہے لہٰذا فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے ضَروری گفتگو بھی کم لفظوں میں نمٹائیے نیز کچھ نہ کچھ بات اِشارے سے اور لکھ کر کرنے کی کوشِش کیجئے اور فُضُول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً ایک یا تین بار دُرُود شریف پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔

ایک صَحابی کے جنّتی ہونے کا راز

ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے لوگوں کو دیکھ کر ہی پہچان لیتے تھے کہ یہ جنّتی ہے یا جہنَّمی بلکہ آنے والے کی پہلے ہی سے خبر ہوجاتی کہ وہ جنّتی ہے یا دوزَخی، چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سب سے پہلے اس دروازے سے داخِل ہوگا وہ جنّتی ہوگا۔'' اِتنے میں **حضرت** سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن سَلام رضی اللہ تعالٰی عنہ دروازے سے داخِل ہوئے، لوگوں نے ان کو مبارَکباد دیتے ہوئے دریافْت کیا کہ آخر کس عمل کے سبب آپ کو یہ سعادت ملی؟ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بِن سَلام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **میرا عمل بہُت ہی تھوڑا ہے** اور جس کی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے امّید رکھتا ہوں وہ میرے

www.dawateislami.net

سینے کی سلامتی اور بے مقصد باتوں کو چھوڑنا ہے۔(اَلصَّمتُ لِابْنِ اَبِی الدُّنیاج۷ص۸۶رقم ۱۱۱)

اس حدیثِ پاک کے الفاظ''سَلَامَۃُ الصَّدْر ''یعنی''سینے کی سلامتی'' سے مُرادِ دل کا لَغْوِیّات (یعنی بے ہودہ) اور حَسَد وغیرہ اَمراضِ باطِنِیَّہ سے پاک ہونا اوردل میں ایمان کا مضبوط و مُستحکَم ہونا ہے۔

رفتار کا گُفتار کا کردار کا دے دے

ہر عُضو کا دے مجھ کو خدا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فُضُول باتوں کی مِثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''فُضُول باتیں'' اگرچہ گناہ نہیں تاہم اِس میں کوئی بھلائی بھی نہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! **حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن سَلام** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زبانِ رسالت سے دُنیا ہی میں **جنَّت کی بِشارت** عنایت ہوگئی! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ کبھی **فُضُول باتوں** میں نہیں پڑتے تھے،جس کام سے واسِطہ نہ ہوتا اُس کے بارے میں پوچھتے تک نہیں تھے،لیکن افسوس! ہمارا جن مُعامَلات سے دُور کا بھی تعلُّق نہیں ہوتا پھر بھی اُس کے مُتَعَلِّق بے جا سُوالات کرتے ہی رہتے ہیں۔ مَثَلاً ❁ یہ کتنے میں لیا؟ وہ کتنے میں مِلا؟ فُلاں جگہ پلاٹ کا کیا بھاؤ چل رہا ہے؟ ❁ کسی کے مکان میں گئے یا کسی نے نیا مکان لیا تو سُوال ہوتا ہے: کتنے کا لیا؟ کتنے کمرے ہیں؟ کرایہ کتنا ہے؟

www.dawateislami.net

مکان مالک کیسا ہے؟ (یہ سُوال اکثر مَعَاذَ اللہ غیبت وتُہمت کا دروازہ کھولنے کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ اس کا جواب عُموماً بلا اجازتِ شَرعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے: ہمارا مکان مالک بَہُت سَخت مزاج/ بے رَحم/ ٹیڑھا/ کھوچڑا/ خردماغ/ وائڑا/ کنجوس ہے) وغیرہ وغیرہ ❁ اِسی طرح جب کوئی نئی دکان، کار، یا اسکوٹر وغیرہ خریدے تو بلاوجہ خریدنے والے سے اس کا بھاؤ، پائیداری، نقد، ادھار، قسطوں وغیرہ سے مُتَعلِّق سُوالات کئے جاتے ہیں ❁ بے چارہ مریض جس سے بولا تک نہیں جاتا ہے اُس سے بھی بعض عِیادت کرنے والے نادان انسان جیسے ''ڈاکٹروں کے بھی ڈاکٹر'' ہوں یوں پورا پورا حساب لیتے اور سب تفصیلات معلوم کرتے ہیں یہاں تک کہ ایکسرے اور لیبارٹری کی کارکردَگی بھی وُصول کرتے ہیں اور اگر آپریشن ہوا ہو تو بِلا وجہ سُوالات کے ذَرِیعے ٹانکوں کی تعداد تک پوچھ لیتے ہیں، حتّٰی کہ ''شَرم کی جگہ'' کا مسئلہ ہو تب بھی بعض بے شَرم اُس کا تفصیلی اِحتِساب کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ اِس طرح کی فُضُولیات میں عورَتیں بھی مَردوں سے کسی طرح پیچھے نہیں رہتیں ❁ گرمی یا سردی کے موسِم میں اِس کی کمی زیادَتی کے موقع پر بلا حاجت باتیں ہوتی ہیں مَثَلاً گرمی کے موسِم میں بعض ابُوالْفُضُول ''اُف! اُف'' کرتے ہوئے کہیں گے: ایک تو آج کل سَخت گرمی ہے اور اُوپر سے بجلی بھی بار بار چلی جاتی ہے ❁ اسی طرح سردیوں میں اداکاری کے ساتھ دانت بجاتے ہوئے کہیں گے: آج تو بَہُت کڑاکے کی سردی ہے ❁ اگر بارِش کا موسِم ہے تو بِلا ضرورت اس پر بھی تبصرہ (تَب۔صِ۔رَہ) کیا جاتا ہے مَثَلاً آج کل تو بارِشیں بَہُت

www.dawateislami.net

ہورہی ہیں، ہرطرف پانی کھڑا ہوگیا ہے، اِنتظامیہ کیچڑ صاف کروانے کا کوئی خَیال نہیں کرتی وغیرہ وغیرہ ❁ اِسی طرح ملکی اور سیاسی حالات پر بلانیّتِ اِصلاح بے جا تبصرے، مختلف سیاسی پارٹیوں پر بلا وجہ تنقیدیں ❁ کسی شہر یا ملک کا سفر کِیا ہے تو وہاں کے پہاڑوں اور سبزہ زاروں کی غیر ضَروری منظرکشی، مکانوں اور سڑکوں کی تفصیلات کا بلاضَرورت بیان وغیرہ وغیرہ یہ سب فُضُول گوئی نہیں تو اور کیا ہے؟ البتّہ یہ یاد رہے کہ مذکورہ بالا اُمور کے بارے میں اگر ہم کسی کو باتیں کرتا ہوا پائیں تو اپنے آپ کو بدگُمانی سے بچائیں کیونکہ بعض اوقات ظاہری دُنیوی باتیں بھی اچّھی نیّت کے باعث کارِثواب ہوجاتی ہیں یا کم ازکم فُضُولیات میں نہیں رہتیں۔

فُضُول گو کا جھوٹے مُبالَغے کے گناہ سے بچنا دشوار ہوتا ہے

یہ ذِہن میں رہے کہ فُضُول بولنا گناہ نہیں مگر فُضُول گوئی صِرف اُس وَقت ہے جبکہ بِلا کم وکاشت اور صحیح صحیح بیان کرے، اگر جھوٹے مُبالَغے کئے تو گناہوں کی کھائی میں جا گرا! تشویش کی بات یہ ہے کہ اِس طرح کی گفتگو کو ناپ تول کر دُرُست بیان کرنا کہ ''فُضُول گوئی'' کی حد سے آگے نہ بڑھے یہ بَہُت مشکل اَمر ہوتا ہے، اکثر جھوٹے مُبالَغے ہوہی جاتے ہیں، فُضُول گو بارہا غیبتوں، تُہمتوں، عیب دریوں اور دل آزاریوں وغیرہ کے دَلدَل میں بھی جا پڑتا ہے۔ لہٰذا عافیّت چُپ رہنے ہی میں ہے کہ **ایک چُپ سَو سُکھ**۔[1]

کاش! بولنے سے قبل ذرا ٹھہر کر تولنے کی سعادت مل جائے

واقِعی اگر کوئی انسان بولنے سے قبل ''تولنے'' یعنی غور کرنے کی عادت ڈالے تو

www.dawateislami.net

اُسے اپنی بے شمار **فُضُول باتیں** خود ہی محسوس ہونی شُروع ہوجائیں! صِرْف ''فُضُول باتیں'' ہوں تو اگرچہ گناہ نہیں مگر کئی طرح کے نقصانات ان میں موجود ہیں مَثَلاً ان باتوں میں زَبان چلانے کی زَحْمت ہوتی اور قیمتی وَقْت برباد ہوتا ہے اگر اُتنی دیر ذِکْرُ اللہ یا دینی مُطالَعہ کرلیا جائے، یا کوئی سنّت بیان کردی جائے تو ثواب کا اَنْبار (اَمْ۔بار) لگ جائے۔

دَہشت گردیوں کے فُضُول تذکِرے

اِسی طرح مَعاذَاللہ کہیں دَہشت گردی کی وارِدات ہوگئی تو بس لوگوں کو **فُضُول بلکہ بعض صورَتوں میں گناہوں بھری بحث** کیلئے ایک موضوع ہی ہاتھ آ گیا! ہر جگہ اُسی کا تذکِرہ، بے سَروپا قِیاس آرائیاں، بے تُکے تبصِرے، اٹکل سے کسی بھی پارٹی یا لیڈر وغیرہ پر **تُہمت** لگا دینا وغیرہ۔ اکثر یہ گفتگو ''فُضُول'' ہی نہیں، لوگوں میں خوف وہراس پھیلنے کا باعِث، اَفواہیں گَرم ہونے کا سبب اور ہنگامے برپا ہونے کی ''وجہ'' بھی بنتی ہیں، دَھماکوں اور دَہشت گردیوں کی وارِداتیں سننے سنانے میں نَفْس کو بے انتہا دلچسپی ہوتی ہے، بسا اوقات لب پر دعائیہ الفاظ ہوتے ہیں مگر قَلْب کی گہرائیوں میں **سنسنی خیز خبریں** سننے سنانے کے ذَرِیعے حَظّ (یعنی مزے) اُٹھانے اور لطف اندوز ہونے کا جذبہ چُھپا ہوتا ہے، کاش! نَفْس کی اس شرارت کو پہچانتے ہوئے ہم دَہشت گردیوں اور دھماکوں کے تذکروں میں دلچسپی لینے سے باز آجائیں۔ ہاں مظلومانہ شہادت پانے والوں، زخمیوں اور مُتأَثِّرہ مسلمانوں کی ہمدردیوں، خدمتوں اور اَمْن وسلامَتی کی دعاؤں سے گُریز نہ کیا جائے کہ یہ ثواب کے کام

www.dawateislami.net

ہیں۔بس جب بھی اِس طرح کی گفتگو کرنے سننے کی صورت پیدا ہو تو اپنے دل پر غور کر لینا چاہئے کہ نیّت کیا ہے؟ اگر اچّھی نیّت پائیں تو عمدہ اور بَہُت عمدہ ہے مگر اکثر اس قِسم کی گفتگو کا حاصِل ''سنسنی'' سے لُطف اندوزی ہی پایا جاتا ہے۔

صدّیقِ اکبر منہ میں پتّھر رکھ لیتے

یاد رکھئے! زَبان بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے، اِس کے بارے میں بھی قِیامت کے روز سُوال ہونا ہے، لِہٰذا اس کا ہرگز بے جا استِعمال نہ کیا جائے۔ **سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجُود **زَبان** کی آفتوں سے بے حد مُحتاط رہا کرتے تھے چُنانچِہ ''اِحیاءُ الْعُلوم'' میں ہے: **حضرتِ** سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے **مبارَک منہ میں** پتَّھر رکھ لیا کرتے تھے تاکہ بات کرنے کا موقع ہی نہ رہے۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۳۷)

رکھ لیتے تھے پتَّھر سُن ابوبکر دَہَن میں
اے بھائی! زَباں پر تُو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

40 برس تک خاموشی کی مَشْق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ واقعی خاموشی کی عادت بنانا چاہتے ہیں تو اِس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا، اور خوب مَشْق کرنی پڑیگی ورنہ سرسری کوشش سے زَبان پر

www.dawateislami.net

قُفلِ مدینہ لگنا دشوار ہے۔ زَبان کے بے جا استِعمال کی تباہ کاریوں سے خود کو ڈراتے ہوئے خاموشی کی عادت بنانے کی بھر پور سعی فرمایئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ مگر کوشش استِقامت کے ساتھ ہونی چاہئے۔ آیئے! ایک کوشش کرنے والے کی استِقامت کی حِکایت سنتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا اَرْطاہ بن مُنْذِر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص **چالیس سال** تک خاموش رہنے کی اس طرح ''مَشْق'' کرتا رہا کہ اپنے منہ میں پتّھر رکھتا، یہاں تک کہ کھانے یا پینے یا سونے کے علاوہ وہ پتّھر منہ سے نہ نکالتا۔ (اَلصَّمت لِابْنِ اَبِی الدُّنیا ج۷ص۲۵٦ رقم٤۳۸) یاد رہے! پتّھر اتنا چھوٹا نہ ہو کہ حَلْق سے نیچے اُتر کر کسی بڑی مشکل میں ڈالدے نیز روزے کی حالت میں منہ میں پتّھر نہ رکھا جائے کہ اِس کی مٹّی وغیرہ حَلْق میں جاسکتی ہے۔

گفتگو لکھ کر مُحاسَبہ کرنے والے تابِعی بُزُرگ

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خُثَیم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الکَرِیم نے بیس سال تک دُنیاوی بات زَبان سے نہیں کی، جب صُبْح ہوتی تو قلم دَوات اور کاغذ لے لیتے اور دن بھر جو بولتے اُسے لکھ لیتے اور شام کو (اُس لکھے ہوئے کے مطابِق) اپنا **مُحاسَبہ** فرماتے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص۱۳۷)

بات چیت کے مُحاسَبے کا طریقہ

اپنا ''مُحاسَبہ'' کرنے سے مُراد یہاں یہ ہے کہ اپنی ہر ہر بات پر غور کر کے اپنے آپ سے بازپُرس کرنا مَثَلاً فُلاں بات کیوں کی؟ اُس مقام پر بولنے کی کیا حاجت تھی؟

www.dawateislami.net

فُلاں گفتگو (گُفت۔گُو) اتنے الفاظ میں بھی نمٹائی جاسکتی تھی مگر اس میں فُلاں فُلاں لَفظ زائد کیوں بولے؟ فُلاں سے جو جُملہ تم نے کہا وہ شَرْعی اجازت سے نہ تھا بلکہ دل آزار طنز تھا، اُس کا دل دُکھا ہوگا اب چلو توبہ بھی کرو اور اُس اسلامی بھائی سے مُعافی بھی مانگو، اُس بیٹھک میں کیوں گئے جب کہ معلوم ہے کہ وہاں فُضُول باتیں بھی ہوتی ہیں اور فُلاں فُلاں بات میں تم نے ہاں میں ہاں کیوں ملائی تھی؟ وہاں تمہیں **غیبت** بھی سنی پڑ گئی تھی بلکہ تم نے غیبت سننے میں دلچسپی بھی لی تھی چلو **پکّی توبہ** اور ایسی بیٹھکوں سے دُور رہنے کا بھی عَہْد کرو۔ اِس طرح سمجھدار آدَمی اپنی گفتگو بلکہ روز مرّہ کے جملہ مُعامَلات کا **مُحاسَبہ** کر سکتا ہے۔ یوں گناہ، بے اِحتِیاطیاں، اپنی بَہُت ساری کمزوریاں اور خامیاں سامنے آسکتیں اور اِصلاح کا سامان ہوسکتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں مُحاسَبے کو **فکرِ مدینہ** کہتے ہیں اور دعوتِ اسلامی میں روزانہ کم از کم 12 مِنَٹ فِکْرِ مدینہ کرنے اور اِس دوران **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرنے کا ذِہْن دیا جاتا ہے۔

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے
میری فُضُول گوئی کی عادت نِکال دو (وسائلِ بخشش ص ۱٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عُمَر بن عبدُالْعزیز پھوٹ پھوٹ کر روئے

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک

www.dawateislami.net

عالِم صاحِب حضرتِ سیِّدُ نا عُمر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے کہنے لگے: ''خاموش عالِم'' بھی بولنے والے عالِم ہی کی طرح ہوتا ہے۔فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ بولنے والا قِیامت کے دن چُپ رہنے والے عالِم سے افضل ہوگا اِس لئے کہ بولنے والے کا نَفْع لوگوں کو پہنچتا ہے جبکہ چُپ رہنے والے کو صِرف ذاتی فائِدہ ملتا ہے۔وہ عالِم صاحِب بولے: ''یَا اَمِیرَ الْمُؤمِنِین! کیا آپ بولنے کے فتنوں سے ناواقِف ہیں؟'' حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سُن کر شدید (یعنی پھوٹ پھوٹ کر) روئے۔(اَلصَّمْت لِابْنِ اَبِی الدُّنْیا ج۷ص ۳۴۵ رقم ۶۴۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حِکایت کی وَضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگوں کی اِحتیاطیں اور جذبۂ خوفِ خدا مرحبا! البتّہ اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مُحتاط عُلَمائے دِین کا وعظ و نصیحت فرمانا، شَرعی اَحکام بتانا، مُبَلِّغین کا سنّتوں بھرا بیان کرنا، نیکی کی دعوت دینا، خاموشی کے مقابلے میں افضل ترین عمل ہے۔مگر اُن عالِم صاحِب کا سیِّدُ نا عُمر بن عبدُ الْعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں بطورِ تَنْبِیہ یہ عَرْض کرنا کہ ''کیا آپ بولنے کے فتنوں سے ناواقِف ہیں؟'' اپنی جگہ دُرُست تھا اور امیرُ الْمؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خوفِ خدا سے زار و قِطار رونا بھی اُن عالِمِ رَبّانی کے اِس فِقرے کی تہ تک پہنچنے کی وجہ سے تھا۔واقِعی اچّھا بولنا اگرچِہ مخلوق کیلئے نَفْع

www.dawateislami.net

بخش ہے لیکن خود بولنے والے کے لئے اِس میں کئی فَسادات کے خَطرات بھی موجود ہیں مَثَلاً اگر اچّھا مُبلِّغ ہے تو اپنی فَصاحت وبَلاغت اور گفتگو کی رَوانی پر دوسروں کی طرف سے ملنے والی داد وتَحْسین کے سبب یا صِرْف اپنی صَلاحیّت پر گھَمَنڈ کے باعِث یا اپنے آپ کو ''کچھ'' سمجھنے اور دوسروں کو حقیر جاننے یا صِرْف نفسانیَّت کی وجہ سے دوسروں پر دھاک بٹھانے اور اپنی واہ واہ کروانے کی خاطِر خوب مُحاوَرات وعُمدہ فِقرات وغیرہ کی ترکیبیں کرتے رہنے نیز اِس کیلئے اَدَق یعنی مشکل یا خوبصورت الفاظ بولنے وغیرہ وغیرہ کے فتنوں میں پڑسکتا ہے۔ اگر عَرَبی بول چال پر عُبور رہُوا تو بات وبَیانات میں اپنی عَرَبی دانی کا سِکّہ جمانے کی خاطِر خوب عَرَبی مَقُولوں وغیرہ کے استِعمال کے فتنے میں مبتَلا ہوسکتا ہے، اِسی طرح جس کی آواز اچّھی ہو وہ بھی خطروں میں گھِرا رہتا ہے، چُونکہ لوگ اکثر ایسوں کی تعریف کرتے ہیں جس پر ''پُھول'' کر اُس کے مَغرور ہوجانے، اچّھی آواز کو عَطِیَّۂ خداوندی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا) سمجھنے کے بجائے اپنا کمال سمجھ بیٹھنے وغیرہ غَلَطیوں کا خدشہ رہتا ہے۔ تو اُن عالمِ ربّانی کی ''بولنے'' کے مُتعلِّق تنْبِیہ بجا ہے اور واقِعی جو مبلِّغ مذکورہ مَذْمُوم صِفات رکھتا ہو اُس کا بولنا اُس کے اپنے حق میں بہُت بڑا فِتنہ اور بربادیٔ آخرت کا سامان ہے اگرچہ مخلوق کو اُس سے نَفْع پہنچتا ہو۔

بات کو فُضُولیات سے پاک کرنے کا بہترین نُسخہ

اپنی گفتگو میں کمی لانے کے جو واقِعی خواہش مند ہیں اُن کیلئے اپنی بات کی تَنْقِیح

www.dawateislami.net

(یعنی چھان بین) کرنے اور اپنی گفتگو کو بے جا یا ضَرورت سے زائد لفظوں اور مختلِف خامیوں سے پاک کرنے نیز نقصان دِہ بلکہ فُضُولیات کی آمیزِش سے بچانے کیلئے ''اِحیاءُ العُلُوم'' سے ایک بہترین نُسخہ پیش کیا جاتا ہے چُنانچِہ **حُجَّۃُ الاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی کے فرمانِ والا شان کا خلاصہ ہے: گفتگو کی چار قسمیں ہیں: ﴿1﴾ مکمّل نقصان دِہ بات ﴿2﴾ مکمّل فائدے مند بات ﴿3﴾ ایسی بات جو نقصان دِہ بھی ہو اور فائدے مند بھی۔ اور ﴿4﴾ ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان۔ پس **پہلی** قِسم کی بات جو کہ مکمّل نقصان دِہ ہے اُس سے ہمیشہ پرہیز ضَروری ہے۔ اور اسی طرح **تیسری** قِسم والی بات کہ جس میں نقصان اور فائدہ دونوں ہیں، اس سے بھی بچنا لازِم ہے۔ اور جو **چوتھی** قِسم ہے وہ **فُضُولیات** میں شامل ہے کہ اُس کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی کوئی نقصان لہٰذا ایسی بات میں وَقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔ اس کے بعد صِرف **دوسری** ہی قِسم کی بات رَہ جاتی ہے یعنی باتوں میں سے تین چوتھائی (یعنی 75%) تو قابلِ استِعمال نہیں اور صِرف ایک چوتھائی (یعنی 25%) بات جو کہ فائِدہ مند ہے بس وُہی قابلِ استِعمال ہے مگر اِس قابلِ استِعمال بات کے اندر باریک قِسم کی رِیاکاری، بناوَٹ، غیبت، جھوٹے مُبالَغے ''میں میں کرنے کی آفت'' یعنی اپنی فضیلت و پاکیزگی بیان کر بیٹھنے وغیرہ وغیرہ اندیشے ہیں نیز فائِدہ مند گفتگو کرتے کرتے فُضُول باتوں میں جا پڑنے پھر اس کے ذَرِیعے مزید آگے بڑھتے ہوئے اِس میں گناہ کا ارتِکاب ہو

www.dawateislami.net

جانے وغیرہ وغیرہ خَدشات شامل ہیں اور یہ شُمُولِیَّت ایسی باریک ہے جس کا عِلْم نہیں ہوتا، لہٰذا اس قابلِ استِعمال بات کے ذَرِیْعے بھی انسان خَطَرات میں گِھرا رہتا ہے۔

(مُلَخَّص ازاحیاءُ الْعُلوم ج ٣ ص ١٣٨)

چُپ رہنے میں سو سُکھ ہیں تو یہ تجرِبہ کرلے
اے بھائی! زَباں پر تو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ٦٦)

بے وُقُوف بے سوچے بولتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عَقْلْمَنْد پہلے بات کو تولتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے اور بیوُقُوف جو کچھ جی میں آئے بولتا چلا جاتا ہے، چاہے اِس کی وجہ سے کتنا ہی ذلیل کیوں نہ ہونا پڑے۔ چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا حَسَن بَصری علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی **فرماتے** ہیں: لوگوں میں مشہور تھا کہ عَقْلْمَنْد کی زَبان اُس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے وہ بات کرنے سے پہلے اپنے دل سے رُجوع کرتا ہے یعنی غور کرتا ہے کہ کہوں یا نہ کہوں؟ اگر مُفید ہوتی ہے تو کہتا ہے ورنہ چُپ رہتا ہے۔ جبکہ **بیوُقُوف** کی زَبان اُس کے دل کے آگے ہوتی ہے کہ اِدھر یعنی دل کی طرف رُجوع کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی بس جو کچھ زَبان پر آیا کہہ دیتا ہے۔

(مُلَخَّص اَزتَنبِیہُ الْغافِلِین ص ١١٥)

بولنے سے پہلے تولنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی اپنی زَبانِ حق ترجُمان سے کوئی **فالتو لَفْظ** ادا نہیں فرمایا اور نہ ہی کبھی قَہقَہہ لگایا۔ کاش! یہ خاموشی اور زور سے نہ ہنسنے کی سُنَّتیں بھی عام ہو جائیں۔ اے کاش! ہم ''بولنے'' سے پہلے ''تولنے'' کے عادی بن جائیں۔ **تولنے** کا طریقہ یہ ہے کہ اِس سے پہلے کہ الفاظ زَبان سے ادا ہوں اپنے دل سے سُوال کرلیا جائے کہ اِس بولنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا میں کسی کو نیکی کی دعوت دے رہا ہوں؟ کیا یہ بات جو میں بولنا چاہتا ہوں اس میں میرا یا کسی دوسرے کا بھلا ہے؟ میری بات کہیں ایسے مُبالَغے سے پُر تو نہیں جو مجھے جھوٹ کے گناہ میں مبتَلا کر دے۔ جھوٹے مُبالَغے کی مثال دیتے ہوئے **صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔'' (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۱۹) یہ بھی سوچے کہ میں کہیں کسی کی **جھوٹی تعریف** تو نہیں کر رہا؟ کسی کی **غیبت** تو نہیں ہو رہی؟ میری اس بات سے کسی کا دل تو نہیں دُکھ جائیگا؟ بول کر نَدامت کے سبب رُجوع کرنے یا SORRY کہنے کی نوبت تو نہیں آئے گی؟ تھوک کر چاٹنے یعنی جوش میں کہی ہوئی بات واپَس تو نہیں لینی پڑیگی؟ کہیں اپنا یا کسی دوسرے کا **راز** فاش تو نہیں کر بیٹھوں گا؟ بولنے سے پہلے بات کو تولنے میں اگر یہ بات بھی سامنے آئی کہ اس بات میں نہ نَفْع ہے نہ نقصان اور نہ ہی ثواب ہے نہ گناہ، تب بھی یہ بات بول دینے میں ایک طرح کا نقصان ہی ہے کیونکہ زَبان کو اِس طرح کی فُضُول اور بے فائدہ گفتگو کیلئے زَحْمت دینے کے بجائے

www.dawateislami.net

اگر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہِ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کہہ لیا جائے یا دُرُود شریف پڑھ لیا جائے تو یقیناً اِس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور یہ اپنے انمول وَقْت کا بہترین استِعمال ہے، ایسے عظیم فائدے کا ضائع ہونا بھی لازِماً نقصان ہی ہے۔

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے

میری فُضُول گوئی کی عادت نکال دو (وسائلِ بخشش ص ۱٦٤)

چُپ رہنے کا طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! فُضُول گوئی گُناہ نہ سہی مگر اِس میں محرومیاں اور کافی نقصانات موجود ہیں لہٰذا اِس سے بچنا بے حد ضَروری ہے۔ کاش! کاش! اے کاش! خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے زَبان پر ''قُفلِ مدینہ'' لگانے کی سعادت مل جاتی۔

حِکایت: حضرتِ سیِّدُنا مُوَرِّق عِجلِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا مُعامَلہ جسے میں 20 سال تک حاصِل کرنے کی کوشِش کرتا رہا لیکن پا نہ سکا مگر پھر بھی اُس کی طلب نہیں چھوڑی۔ پوچھا گیا: وہ اَہم چیز کیا ہے؟ فرمایا: **خاموش رہنا**۔ (اَلزُّھد لِلامام اَحمد ص ۳۱۰ رقم ۱۷٦۲) خاموشی کے طلبگار کو چاہئے کہ زَبان سے کرنے کے بجائے روزانہ تھوڑی بہت باتیں لکھ کر یا اِشارے سے بھی کرلیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح خاموشی کی عادت شُروع ہوجائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی طرف سے نیک بننے کے عظیم نُسخے ''مَدَنی اِنْعامات'' کا ایک مَدَنی اِنْعام یہ بھی ہے: **کیا آج آپ**

نے زَبان کاقُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کے لیے کچھ نہ کچھ اِشارے سے اورکم ازکم چار بار لکھ کر گفتگو کی؟ خاموشی کی عادت بنانے کی کوشش کے دَوران ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ فُضُول گوئی سے بچنے کی کوشش میں چندروز کامیابی ملی مگر پھر بولنے کی عادت حسبِ معمول ہو جائے ،اگر ایسا ہوبھی تو ہمّت مت ہاریئے، بار بار کوشش کیجئے جذبہ سچّا ہوا تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی ضَرور حاصل ہو گی۔**خاموشی کی عادت** بنانے کی مَشْق کرنے کے دوران اپنا چِہرہ مُسکراتا رکھنا مناسِب ہے تاکہ کسی کو یہ نہ لگے کہ آپ اُس سے ناراض ہیں جبھی منہ ''پُھلایا'' ہوا ہے۔**خاموشی کی** کوشش کے دنوں میں غصّہ بڑھ سکتا ہے لہٰذا اگرکوئی آپ کا اِشارہ نہ سمجھ پائے تو ہرگز اُس پر غصّے کا اِظہار نہ کیجئے کہ کہیں بے جا دل آزاری وغیرہ کا گناہ نہ کر بیٹھیں۔اِشارے وغیرہ سے گفتگو صِرف انہیں کے ساتھ مناسِب رہتی ہے جن کے ساتھ آپ کی ذِہنی ہم آہنگی ہو، اجنبی یا نامانوس آدمی ہوسکتا ہے کہ اِشارے وغیرہ کی گفتگو کے سبب آپ سے ''ناراض'' ہو جائے ، لہٰذا اُس کے ساتھ ضَرورتاً زَبان سے بات چیت کر لیجئے۔ بلکہ کئی صورَتوں میں زَبان سے بولنا واجِب بھی ہو جاتا ہے۔مَثَلاً ملاقاتی کے سلام کا جواب وغیرہ۔کسی سے ملاقات کے وَقْت سلام بھی اِشارے سے نہیں زَبان سے کرنا **سنّت** ہے۔یوں ہی دروازے پر کوئی دستک دے اور اندر سے پوچھا جائے کون ہے؟ تو جواب میں باہَر والا ، ''مدینہ! کھولو!''، ''میں ہوں'' وغیرہ نہ کہے بلکہ **سنّت** یہ ہے کہ اپنا نام بتائے۔

www.dawateislami.net

اچّھے انداز پر پکار کر ثواب کمائیے

ہونٹوں سے ''شِش شی'' کی آواز نکال کر کسی کو بُلانا یا مُتَوَجِّہ کرنا اچّھا انداز نہیں، نام معلوم ہونے کی صورت میں ''مدینہ!'' کہہ کر بھی نہیں بلکہ نام یا کُنْیَت (کُن۔یَت) سے پکارے کہ **سنَّت** ہے، خُصُوصاً اِستِنجا خانوں اور گندی جگہوں پر ''مدینہ'' کہہ کر پکارنے سے بچنے کی سَخْت ضَرورت ہے۔ اگر نام نہ معلوم ہو تو اُس مقام کے عُرْف کے مطابِق مُہذَّب انداز میں پکارا جائے، مَثَلاً ہمارے مُعاشرے میں عُمُوماً نوجوان کو بھائی جان! بھائی صاحِب! بڑے بھائی! اور عُمْر رسیدہ کو: چچا جان! بزرگو! وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ بَہَر حال جب بھی کسی کو پکارا جائے تو مؤمن کا دل خوش کرنے کے ثواب کی نِیَّت کے ساتھ اچّھے میں اچّھا انداز ہو اور نام بھی پورا لیا جائے نیز موقع کی مناسَبَت سے آخر میں لَفْظ ''بھائی'' یا ''صاحِب'' وغیرہ کا بھی اضافہ ہو، حج کیا ہے تو ''حاجی'' کا لَفْظ بھی شامل کر لیا جائے۔ جس کو پکارا گیا وہ ''لَبَّیْك'' (یعنی میں حاضِر ہوں) کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اکثر کسی کی پکار پر جواباً ''لَبَّیْك'' کہا جاتا ہے جو کہ سُننے میں بَہُت بھلا معلوم ہوتا ہے اِس سے مسلمان کے دل میں خوشی داخِل ہو سکتی ہے۔ اور والِدِ اعلیٰ حضرت، مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: جو آپ (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو پکارتا جواب میں ''لَبَّیْك'' فرماتے یعنی حاضِر ہوں۔ (سُرُورُ الْقُلُوب ص۱۸۲) نیز صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا شَہَنْشاہِ خیرُ الْاَنام صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یاد فرمانے (یعنی بلانے) پر ''لَبَّیْك'' کے ساتھ جواب دینا اَحادِیث میں مَذْکُور ہے، اس کے علاوہ ایک وَلِیُّ اللّٰہ کے فِعْل سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ چُنانچِہ کروڑوں حَنْبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن

حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) پوچھنے کے لیے انہیں جب کوئی اپنی طرف متوجّہ کرتا تو اکثر ''لَبَّیْك'' فرماتے۔ (مناقب الامام احمد بن حنبل للجوزی ص۲۹۸)

مسنون دعاؤں کی مشہور کتاب ''حِصنِ حَصِین'' میں ہے: جب کوئی شَخص تجھے بلائے تو جواب میں کہے: لَبَّیْك۔ (حصنِ حصین ص۱۰٤)

خاموشی کی بَرَکت کی تین مَدَنی بہاریں

﴿1﴾ خاموشی کی بَرَکت سے دیدارِ مصطفٰے

ایک اسلامی بہن کی تحریر کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ خاموشی کی اَھَمِّیَّت پر مَبنی سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ سُن کر میں نے زَبان کے **قُفلِ مدینہ** کی ترکیب شُروع کی یعنی خاموشی کی عادت ڈالنے کا سلسلہ کیا، تین[۳] ہی دن میں مجھے اندازہ ہوگیا کہ پہلے میں کس قدر فالتو باتیں کیا کرتی تھی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خاموشی کی بَرَکت سے **مجھے اچّھے اچّھے خواب نظر آنے لگے**، فُضُول گوئی سے بچنے کی کوشش کے تیسرے دن میں نے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کی ایک مزید آڈیو کیسٹ بنام ''اِطاعت کسے کہتے ہیں'' سُنی۔ رات جب سوئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیسٹ میں بیان کردہ ایک واقِعہ مجھے خواب میں دکھائی دینے لگا! ''جنگ کا نقشہ تھا، **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دشمن کی جاسوسی کے لیے **حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو روانہ کرتے ہیں، وہ کُفّار کے

www.dawateislami.net

خَیموں کے پاس پہنچتے ہیں تو انہیں کُفّار کے سردار حضرتِ ابوسُفیان (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں، موقع غنیمت جانتے ہوئے سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کمان پر تیر چڑھا لیتے ہیں کہ انہیں **سرکارِ دوعالَم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حُکم یاد آتا ہے (جس کا مفہوم ہے: کوئی چھیڑ چھاڑ مت کرنا) چُنانچِہ اپنے **مَدَنی امیر کی اِطاعت** کرتے ہوئے تیر چلانے سے باز رہتے ہیں، پھر حاضِر ہوکر تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں کارکردگی پیش کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مجھے اس خواب میں سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اور دو صَحابۂ کرام** رضی اللہ تعالٰی عنہما **کی خوب واضح طور پر زِیارت نصیب ہوئی**، باقی سب مناظِر دُھندلے نظر آرہے تھے۔'' مزید لکھا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صرف تین دن کی فُضُول گوئی سے بچنے کی کوشِش سے مجھ پر آقائے دو عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بَہُت بڑا کرم ہوگیا، **بس میری تمنّا ہے کہ کبھی بھی میری زَبان سے کوئی فالتو لَفْظ نہ نکلے**۔ آپ دعا کیجئے کہ میں اپنی اس کوشِش میں کامیاب ہوجاؤں۔

خُصُوصاً اسلامی بہنوں کو اس خوش نصیب اسلامی بہن پر کافی رشک آرہا ہوگا۔ کسی اسلامی بہن کا خاموشی اِختیار کرنا واقِعی بَہُت بڑی بات ہے کیوں کہ مَردوں کے مقابلے میں عُمُوماً عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

www.dawateislami.net

اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

میں کاش! زباں پر لوں لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾ علاقے میں مَدَنی ماحول بنانے میں خاموشی کا کردار

ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو جو مکتوب بھیجا اُس کا لُبِّ لُباب ہے کہ ''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنّتوں بھرے اجتماع میں خاموشی کے مُتَعَلِّق سنّتوں بھرا بیان سننے سے پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کے باوُجُود میں بَہُت **فُضُول گو** تھا، دُرُود شریف کی کوئی خاص کثرت نہ تھی۔ جب سے **چُپ رہنے** کی کوشش شُروع کی ہے، **روزانہ ایک ہزار دُرُود شریف پڑھنا** نصیب ہو رہا ہے۔ ورنہ میرا انمول وَقت اِدھر اُدھر کی فُضُول بحثوں میں برباد ہو جاتا تھا۔ بارہ دن میں پڑھے ہوئے 12 ہزار دُرُود شریف کا ثواب آپ کو تُحفتاً پیش (یعنی ایصالِ ثواب) کرتا ہوں۔ مزید عَرْض ہے کہ میرے باتُونی مزاج کے باعث ہونے والی کَج بَحثی (یعنی اُلٹی سیدھی باتوں) کی نُحُوست سے ہمارے ذَیلی حلقے میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کو بھی نقصان پُہُنچ جاتا تھا۔ پچھلے دنوں ہمارے حلقے میں آپس کا اختِلاف نمٹانے کے لیے **مَدَنی مشورہ** ہوا، حیرت بالائے حیرت کہ میری **خاموشی** کے سبب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سارا جھگڑا بآسانی خَتْم ہو گیا۔ ہمارے ''نگرانِ پاک'' نے خوشی کا اِظہار کرتے ہوئے مجھ سے بے تکلُّفی میں کچھ اس طرح فرمایا:

www.dawateislami.net

''مجھے بَہُت ڈر لگ رہا تھا کہ شاید آپ بَحْث شُروع کریں گے اور بات کا **بَتنگڑ** بن جائے گا لیکن آپ کے **خاموشی** اپنانے کی نعمت نے ہمیں راحت بخشی۔'' دراصل بات یہ ہے کہ اِس سے قَبْل مجھ نالائق کی فُضُول بَحْث اور بک بک کی عادتِ بد کے سبب ''مَدَنی مشورے'' وغیرہ کا ماحول خَراب ہو جایا کرتا تھا۔

مَدَنی کاموں کیلئے مَدَنی ہتھیار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ فُضُول باتوں سے بچنا مَدَنی کاموں کیلئے کس قَدَر مُفید ہے۔ لہٰذا جو **سنّتوں کا مبلِّغ ہے اُسے تو ہر حال میں سنجیدہ اور کم گو ہونا چاہیے۔** جو بَڑبَڑیا، باتُونی، دوسروں کی بات کاٹنے والا، بار بار بیچ میں بول پڑنے والا، بات بات پر بَحْث و تکرار کرنے اور ''بال کی کھال'' اُتارنے والا ہو اُس کی وَجہ سے دِین کے کام کو نقصان پہنچنے کا سَخْت اندیشہ رہتا ہے، کیوں کہ **خاموشی** جو کہ شیطان کو مار بھگانے کا ''مَدَنی ہتھیار'' ہے اِس سے یہ بدنصیب محروم ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وصیَّت کرتے ہوئے تاجدارِ رِسالت، مصطَفٰے جانِ **رَحْمت** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''خاموشی کی کثرت کو لازِم کرلو کہ اس سے شیطان دَفْع ہوگا اور تمہیں دِین کے کاموں میں مدد ملے گی۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج٤ ص٢٤٢ حدیث٤٩٤٢)

اللہ اِس سے پہلے ایماں پہ موت دے دے

نقصاں مِرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا (وسائلِ بخشش ص١٠٨)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے میں خاموشی کا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے ضَرورت بات، ہنسی مذاق، اور تُو تڑاق کی عادات نکال دینے سے گھر میں بھی آپ کا وَقار بُلند ہوگا اور جب گھر کے افراد آپ کے سنجیدہ پن سے **مُتأَثِّر** (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوں گے تو ان پر آپ کی ''**نیکی کی دعوت**'' بَہُت جلد اثر کرے گی اور گھر میں **مَدَنی ماحول** نہ ہوا تو بنانے میں آسانی ہوجائے گی۔ چُنانچِہ ''**دعوتِ اسلامی**'' کے سنّتوں بھرے اجتماع میں خاموشی کی اَھَمِّیَّت پر کیا ہوا ایک **سنّتوں بھرا بیان** سُن کر ایک اسلامی بھائی نے جو تحریر دی اُس کا خُلاصہ ہے: سنّتوں بھرے بیان میں دی گئی ہِدایت کے مطابِق اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ باتُونی آدمی نے **خاموشی** کی عادت ڈالنی شُروع کردی ہے، سُبْحٰنَ اللّٰہ! اس کا مجھے بے حد فائدہ پُہُنچ رہا ہے، میرے اَبُوالْفُضُول ہونے کی وجہ سے گھر کے افراد مجھ سے بدظن تھے مگر جب سے **چُپ رَہنا** شُروع کیا ہے، گھر میں میری ''پوزیشن'' بن گئی ہے اور خُصُوصاً میری پیاری پیاری ماں جو کہ مجھ سے خوب بیزار رہا کرتی تھیں اب بے حد خوش ہوگئی ہیں، چُونکہ پہلے میں بَہُت ''بکّی'' تھا لہٰذا میری اچھی باتیں بھی بے اثر ہو جاتی تھیں مگر اب میں امّی جان کو جب کوئی سنّت وغیرہ بتاتا ہوں تو وہ نہ صِرف دلچسپی سے سنتی ہیں بلکہ عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔

www.dawateislami.net

بڑھتا ہے خَموشی سے وَقار اے مرے پیارے
اے بھائی! زَباں پر تُو لگا قُفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش ص۶۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”یاربِّ کریم! ہمیں متّقی بنا“ کے اُنّیس حُرُوف کی نِسبت سے گھر میں ”مَدَنی ماحول“ بنانے کے 19 مَدَنی پھول

﴿1﴾ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔

﴿2﴾ والِدہ یا والِد صاحِب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیے۔

﴿3﴾ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والِد صاحِب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

﴿4﴾ والِدَین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔

﴿5﴾ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شَرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

﴿6﴾ سنجیدگی اپنائیے۔ گھر میں تُو تُکار، اَبے تَبے اور مذاق مَسْخری کرنے، بات بات پر غصّے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رَوِیّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے مُعافی تلافی کر لیجئے۔

www.dawateislami.net

﴿7﴾ گھر میں اور باہَر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر بھی ضَرور اِس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی۔

﴿8﴾ ماں بلکہ بچّوں کی امّی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہَر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی ''آپ'' کہہ کرہی مُخاطِب ہوں۔

﴿9﴾ اپنے مَحَلّے کی مسجِد میں عشاء کی جماعت کے وَقْت سے لے کر دو۲ گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ کاش! تہجُّد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نَمازِ فجر تو باآسانی (مسجِد کی پہلی صَف میں باجماعت) مُیَسَّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

﴿10﴾ گھر کے افراد میں اگر نَمازوں کی سُستی، بے پردَگی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سرپرست نہیں ہیں، نیز ظنِّ غالب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائے گی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے، سب کو نَرمی کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری شُدہ سنّتوں بھرے بیانات کی آڈیو کیسٹیں، آڈیو/ وِڈیو سی ڈیز سنائیے دکھائیے، **مَدَنی چینل** دکھائیے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ''مَدَنی نتائج'' برآمد ہوں گے۔

﴿11﴾ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صَبْر صَبْر اور صَبْر کیجئے۔ اگر آپ زَبان چلائیں گے تو ''مَدَنی ماحول'' بننے کی کوئی اُمّید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہوسکتا ہے کہ بے جاسختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضِدّی بنا دیتا ہے۔

﴿12﴾ مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ **فیضانِ سنّت** کا دَرْس ضَرور ضَرور ضَرور دیجئے یا سنئے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

﴿13﴾ اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج۲ ص ۱٦۲ حدیث۱۸۵۵)

﴿14﴾ سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والِدَین کا ذِکر ہے وہاں ساس اور سُسَر کے ساتھ وُہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانِعِ شَرْعی نہ ہو۔ ہاں یہ احتِیاط ضَروری ہے کہ بہو سسر کے ہاتھ پاؤں نہ چومے، یوہیں داماد ساس کے۔

﴿15﴾ مسائِلُ القُراٰن صَفْحَہ 290 پر ہے: ہر نَماز کے بعد یہ دُعا اوّل و آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بال بچّے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔ (دعا یہ ہے:) (اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾[1]
("اَللّٰھُمَّ" آیتِ قرانی کا حصّہ نہیں)

﴿16﴾ نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اُس کے سر ہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اُس کی آنکھ نہ کھلے:
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾[2]

مدینہ

[1] ترجمۂ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ (پ۱۹، الفرقان۷٤) [2] ترجمۂ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شَرَف والا قراٰن ہے لوحِ محفوظ میں۔ (پ۳۰، البروج: ۲۱،۲۲)

www.dawateislami.net

(اوّل،آخر،ایک مرتبہ دُرُود شریف) **یادرہے!** بڑا نافرمان ہوتو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خُصُوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لہٰذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

﴿17﴾ نیز نافرمان اولاد کوفرماں بردار بنانے کے لیے تاحُصُولِ مُراد نَمازِ فَجْر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے ''**یَاشَھِیْدُ**'' 21 بار پڑھیے۔(اوّل وآخر،ایک بار دُرُود شریف)

﴿18﴾ **مَدَنی اِنْعامات** کے مطابِق عمل کی عادت بنایئے اور گھر کے جن افراد کے اندر نَرم گوشہ پائیں اُن میں اور آپ اگر باپ ہیں تو اَولاد میں نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ **مَدَنی اِنْعامات** کانِفاذ کیجئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے گھر میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوجائے گا۔

﴿19﴾ پابندی سے ہر ماہ کم ازکم تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کیلئے بھی دعا کیجئے۔مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں **مَدَنی ماحول** بننے کی ''مَدَنی بہاریں'' سننے کو ملتی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ٩ ص ٣٤٣)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مِسواک کرنا سنّت مبارَکہ ہے" کے بیس حُرُوف کی نِسبت سے مِسواک کے 20 مَدَنی پھول

پہلے **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں:

❁ دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بِغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ١ ص ١٠٢ حدیث ١٨) ❁ مِسواک کا اِستِعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ٢ ص ٤٣٨ حدیث ٥٨٦٩) ❁ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** جلد اوّل صَفْحَہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی لکھتے ہیں، مَشائِخ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص **مِسواک** کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے **کلِمہ** پڑھنا نصیب ہوگا اور جو **افیون** کھاتا ہو مرتے وَقت اسے **کلِمہ** نصیب

www.dawateislami.net

نہ ہوگا ۞ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو خَتم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور مِعْدہ دُرُست کرتی ہے (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج٥ ص٢٤٩ حدیث ١٤٨٦٧) ۞

حضرتِ سیِّدُنا عبدُالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقْل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی بغدادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الھادِی کو وضو کے وَقْت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مِسواک خرید کر استِعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خرچ کرڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ: ''تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھّر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟'' (مُلَخَّص ازلواقح الانوار ص ٣٨) ۞ سیِّدُنا امام شافِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقْل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صُحبت اور اپنے عِلْم پر عمل کرنا (حیاۃُ الحیوان ج٢ ص١٦٦) ۞ مِسواک

www.dawateislami.net

پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❁ مسواک کی موٹائی چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❁ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❁ اِس کے رَیشے نَرم ہوں کہ سَخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعِث بنتے ہیں ❁ مسواک تازہ ہو تو خوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کرلیجئے ❁ مناسب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ❁ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے ❁ جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ❁ ہر بار دھو لیجئے ❁ مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چُھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❁ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مسواک کیجئے ❁ مٹھی باندھ کر مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ❁ مسواک وضو کی سنّتِ قَبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وَقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۶۲۳)

❁ مسواک جب ناقابلِ استِعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتِیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کردیجئے یا پتّھر وغیرہ وَزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 294 تا 295 کا مُطالعہ فرمالیجئے)

www.dawateislami.net

ہزاروں **سنّتیں** سیکھنے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ دو کتب (١) **312** صَفْحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت**'' حصّہ **16** اور (٢) **120** صَفْحات کی کتاب ''**سنّتیں اور آداب**'' ہدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو خَتْم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک چُپ سو سُکھ

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

یکم مُحرَّمُ الحرام١٤٣٣ھ

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں **مکتبۃ المدینہ** کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے!	10	کاش! بولنے سے قبل ذرا ٹھہر کر	
خاموشی میں اَمن ہے	2	ساس بہو کا جھگڑا نمٹانے کا مَدَنی نُسخہ	11	تولنے کی سعادت مل جائے	21
بَہرام اور پرندہ	3	زَبان کی خدمت میں درخواست	12	دَہشت گردیوں کے فُضول	
خاموشی کی فضیلت پر چار فرامینِ مصطَفٰے	3	اچّھی بات کرنے کی فضیلت	13	تذکرے	22
60 سال کی عبادت سے بہتر کی وضاحت	3	آقا طویل خاموشی والے تھے	13	صِدّیقِ اکبر منہ میں پتّھر رکھ لیتے	23
فالتو باتوں کے چار لرزہ خیز نقصانات	4	بولنے اور چُپ رہنے کی دو قسمیں	14	40 برس تک خاموشی کی مَشق	23
سب سے زیادہ نقصان دِہ چیز	6	فُحش بات کی تعریف	15	گفتگو لکھ کر مُحاسبہ کرنے والے تابعی بُزُرگ	24
بھلائی کی بات کرو یا چُپ رہو	6	منہ سے خون اور پیپ بہ رہا ہوگا	16	بات چیت کے مُحاسبے کا طریقہ	24
اگر جنّت درکار ہو تو...	7	کُتّے کی شکل والا	16	عمر بن عبدالعزیز پھوٹ پھوٹ کر روئے	25
خاموشی ایمان کی سلامتی کا ذَرِیعہ ہے	7	جنّت حرام ہے	17	حِکایت کی وَضاحت	26
خاموشی جاہل کا پردہ ہے	8	سات مَدَنی پھولوں کا ''فاروقی گلدستہ''	17	بات کو فُضولیات سے پاک کرنے کا بہترین نسخہ	27
خاموشی عبادت کی چابی ہے	8	اے کاش! ایسا ہو جائے....	18	بے وُقُوف بے سوچے بولتا ہے	29
مال کی حفاظت آسان ہے مگر زبان....	8	ایک صَحابی کے جنّتی ہونے کا راز	18	بولنے سے پہلے تولنے کا طریقہ	29
بولنے والا بارہا پچھتاتا ہے	9	فُضول باتوں کی مثالیں	19	چُپ رہنے کا طریقہ	31
بول کر'' پچھتانے سے ''نہ بول کر'' پچھتانا اچّھا	9	فُضول گو کا جھوٹے مبالغے کے گناہ		اچّھے انداز پر پکار کر ثواب کمائیے	33
گونگا فائدے میں رہتا ہے	10	سے بچنا دشوار ہوتا ہے	21	خاموشی کی برکت کی تین مَدَنی بہاریں	34

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دُرُود شریف پڑھتا ہے اَللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ایک قیراط اَجر لکھتا اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔ (عبدالرزاق)

(۱)خاموشی کی بَرَکت سے دیدارِ مصطفٰے	34	مدنی کاموں کیلئے مدنی ہتھیار	37	گھر میں مدنی ماحول بنانے کے	
(۲)علاقے میں مَدَنی ماحول بنانے		(۳)گھر میں مَدَنی ماحول بنانے		19 مدنی پھول	39
میں خاموشی کا کردار	36	میں خاموشی کا کردار	38	مسواک کے 20 مَدَنی پھول	43

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ پاک	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
ترجمۂ کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	اتحاف السادۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	احیاءالعلوم	دارصادر بیروت
سنن ترمذی	دارالفکر بیروت	مستطرف	دارالفکر بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
السنن الکبری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تنبیہ الغافلین	دارالکتاب العربی بیروت
المستدرک	دارالمعرفۃ بیروت	منہاج العابدین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ بیروت
الفردوس بماثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	تاریخ دمشق	دارالفکر بیروت
جمع الجوامع	دارالکتب العلمیۃ بیروت	کشف المحجوب	نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیاء لاہور
الصمت مع موسوعۃ ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت	المنبہات	پشاور
شرح السنۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت	لواقح الانوار	داراحیاء التراث العربی بیروت
حصن حصین	المکتبۃ العصریۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مناقب احمد بن حنبل	دار ابن خلدون بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

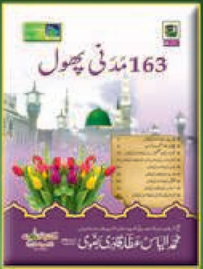

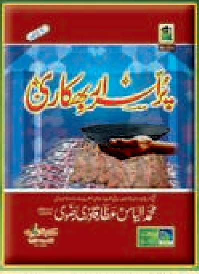

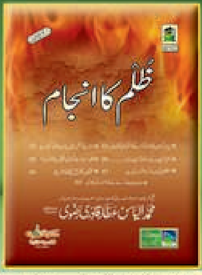

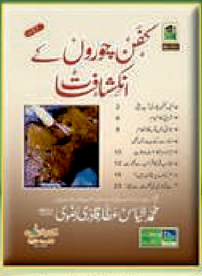

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیَت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net